سوال

(118)جب تیسرے مہینے میں حمل ساقط ہوجائے تواس کے نماز پڑھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وہ عورت جس کا حمل تیسرے مہینے میں ساقط ہوجائے تووہ نماز پڑھے گی یا نماز چھوڑدے گی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل علم کے ہاں مشہور یہ ہے کہ جب عورت کا تین مہینے کا حمل ساقط ہوجائے تو وہ نماز نہیں پڑھے گی، اس لیے کہ جب عورت جنین کو ساقط کردے جس میں انسانی تخلیق واضح ہوچکی ہو تو اس سے جاری ہونے والا خون نفاس کا خون ہوگا جس میں وہ نماز ادا نہیں کرے گی۔

علماء نے کہا ہے کہ اکیاسی دن میں جنین کی تخلیق کا ظاہر ہونا ممکن ہے اور یہ اکیاسی دن تین مہینے سے کم مدت ہے، پس جب عورت کو یقین ہوجائے کہ اس کا ساقط ہونے والا حمل تین ماہ کا ہے تو جو خون آیا ہے وہ حیض، یعنی نفاس کا خون ہوگا اور اگر اسی دن سے کم میں اسقاط حمل ہوجائے تو اس کو جاری ہونے والا خون فاسد خون ہوگا، اس کی وجہ سے عورت نماز ترک نہیں کرے گی۔ یہ سوال کرنے والی خاتون اپنے مسئلہ پر غور کرے، اگر جنین اسی دنوں سے پہلے ساقط ہوا تو وہ اسکے بعد ترک کی ہوئی نمازوں کی قضا کرے، اور اگر اس کو یہ یاد نہیں کہ اس نے کتنی نمازیں چھوڑی ہیں تو وہ اندازہ لگائے اور غور وفکر کرے تو جتنی نمازوں کے ترک کا اس کو غالب گمان ہوا تنی نمازیں وہ قضا کرے۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کےلیے صرف

صفحہ نمبر 145

محدث فتویٰ